IN THE SUPREME COURT OF PAKISTAN
(ORIGINAL JURISDICTION)

PRESENT:
MR. JUSTICE IFTIKHAR MUHAMMAD CHAUDHRY, C.J.
MR. JUSTICE ABDUL HAMEED DOGAR
MR. JUSTICE MUHAMMAD NAWAZ ABBASI

HUMAN RIGHTS CASE NO. 4637 OF 2006

Complaint by Mehfooz Ahmed Asran.

Complainant:	In person
On Court call:	Mr. M. Sarwar Khan. Addl A.G. Mr. Ayub Brohi, SHO Mst. Zarina, Lady Constable with Mr. Ali Raza & Mst. Shazia
Date of Hearing:	5.10.2006

.-.-.

ORDER

IFTIKHAR MUHAMMAD CHAUDHRY, C.J. The grievance of the complainant in this complaint is that Mst. Shazia, his sister, was forcibly handed over by Additional Sessions Judge, Dadu, to one Ali Raza Solungi. The learned Additional Advocate General, Sindh, stated that the case was registered against Mst. Shazia and Ali Raza Solungi under the Offence of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979, but subsequently, they were acquitted by a learned Additional Sessions Judge, Dadu, in the said case. Mst. Shazia, alleged abductee present in Court, states that she having contacted marriage with Ali Raza Solungi willingly is living with her husband happily but her brother disliked their union, therefore, he has lodged a false complaint before this Court.

72

We having perused the order of acquittal passed by the learned Additional Sessions Judge and Nikah-nama of Mst. Shazia and Ali Raza Soulngi as well as the report submitted by Additional Advocate General, Sindh have found that Mst. Shazia being adult willingly contacted marriage with Ali Raza Solungi, therefore, no further action is called for in this complaint. Mst. Shazia apprehending danger to her life and also to the life of her husband, has sought protection. DPO Dadu is therefore, directed to provide possible protection to them and SHO Dadu who along with a police party, has brought Mst. Shazia and her husband to Islamabad for appearance before this Court, are directed to take them back in safe custody. Disposed of.

Islamabad
5.10.2006
Iftikhar
14/10/06

1

جناب اعلیٰ :-
جناب چیف جسٹس صاحب سپریم کورٹ آف پاکستان

4637

جناب اعلیٰ میں محفوظ احمد اسران خدا کے بعد آپ سے انصاف کی
امید کر کے فریاد کر رہا ہوں - میں محفوظ احمد اسران ایک غریب
آدمی ہوں اور صوبہ سندھ شہر دادو محلہ غریب آباد میں رہتا ہوں
میں ایک پرائیویٹ ورکشاپ میں جو میرے چچا محمد محمود اسران کا ہے
اُس میں ملازم ہوں اور میرے والد نور محمد اسران میونسپل کمیٹی دادو
میں موٹر آپریٹر ملازم ہیں ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے وہ ٹانگوں
سے معذور ہو گئے اب اُنکی عیوض جگہ پر میں ڈیوٹی کر رہا ہوں اور شام
کو ورکشاپ جاتا ہوں - جناب اعلیٰ آٹھ (8) ماہ پہلے شام 7 بجے
جب گھر پر میرے والد نور محمد اسران میری والدہ اور میری چھوٹی بہن
شناز پیر گھر پر تھیں - یہ لوگ اسلحہ کے زور پر ہمارے گھر میں داخل ہوئے
جن میں علی رضا سولنگی ، قمبر سولنگی ، یاسین سولنگی ، احمد رضا سولنگی
اور تین نامعلوم لوگ ہمارے گھر میں زبردستی داخل ہوئے اور میری بہن
شناز پیر کو زنا کے ارادے سے اغوا کیا اور اُسکے ساتھ کچھ ضروری سامان
جس میں کچھ نقدی اور سونے کے زیوارات اور کچھ ضروری کاغذات
تھے اس واقعہ کی اطلاع ہمارے محلے کے کچھ لوگوں نے مجھے ورکشاپ
پر آکر دی جس میں حاجی کبیر احمد ارائیں ، پیارا خان جتوئی وغیرہ
اُن کے ساتھ جب میں اور میرے چچا محمد محمود گھر پر آئے تو دیکھا میرے
والد کو کچھ چوٹیں لگی ہوئی ہیں رو رو کر وہ ہمیں بتا رہے تھے اس کے
بعد میں اور میرے چچا اور برادری کے کچھ لوگ مقامی تھانے گئے

کہ وہاں جا کر اغوا کا کیس داخل کرائیں۔ پولیس نے ہمارا کیس داخل نہیں کیا اور ٹال مٹول سے کام لینے لگے کہ ہم پہلے انکوائری کریں گے بعد میں کیس داخل ہوگا۔ ہمیں واپس بھیج دیا۔ تو ہم لوگوں نے محلے والوں کے ساتھ مل کر اور برادری والوں کے ساتھ مل کر شہر کے معزز لوگوں سے رابطہ کیا کہ ہمیں انصاف دلایا جائے۔ 3 دن بعد وہ لوگ میرے چچا محمد محمود سے ملے اور اُسے بتایا کہ تمہاری بھتیجی ہمارے پاس ہے اور کچھ کاغذات دکھائے اور بولے کہ تم ہمیں ایک لاکھ روپے دو اور پولیس میں کیس داخل نہ کراؤ تو ہم تمہیں تمہاری بھتیجی واپس کر دینگے ورنہ ہم تمہاری عزت برباد کر دینگے اور تمہیں جانی نقصان پہنچائیں گے۔ اس کے بعد ہم لوگ دوبارہ پولیس کے پاس گئے اُنھوں نے کہا کہ ہم لوگ ابھی انکوائری کر رہے ہیں لیکن پولیس نے پھر بھی ہمارا کیس داخل نہیں کیا۔ پیسے نہ دینے کی صورت میں اُن لوگوں نے ہم لوگوں پر جھوٹا کیس داخل کیا جس میں میں محفوظ احمد میرے بہنوئی صابر جو کراچی میں رہتے ہیں جن کو اس بات کا علم بھی نہیں تھا اور میرے والد نور محمد آکبران جو کہ ٹانگوں سے معذور ہیں پر FIR ایف آئی آر داخل کروائی جب ہم نے سیشن کورٹ، دادو میں پٹیشن داخل کروائی جو میرے والد کے معذور ہونے کی وجہ سے میرے چچا محمد محمود نے اپنے نام سے داخل کروائی۔ جس پر سیشن جج دادو نے DPO دادو کو کورٹ بلوایا اور پوچھا کہ ان لوگوں کا کیس کیوں داخل نہیں ہوا جس پر DPO دادو نے کہا اس کیس پر پہلے بھی FIR داخل ہے اور ہم انکوائری کر رہے ہیں جس پر جج صاحب نے کہا انکوائری کر کے کورٹ میں پیش کرو مگر کچھ بھی نتیجہ نہیں نکلا۔ اس کے بعد ہم نے ہائی کورٹ حیدرآباد میں پٹیشن داخل کی جس پر ہائی کورٹ کے جج صاحب نے ایس ایچ او دادو کو بلایا اور حقیقت معلوم کی اور کہا کہ جلد از جلد لڑکی شادیہ کو برآمد کر کے کورٹ میں پیش کرو۔

اس کے بعد پولیس نے کاروائی کی اور کچھ لوگ گرفتار کیے - اور ان لوگوں نے پریشر ۷۸
زور ڈالا تو کچھ دن بعد شکارپور پولیس نے کچھ نامعلوم لوگوں سے میری
بہن شازیہ کو برآمد کیا اور شکارپور سیشن کورٹ میں
پیش کیا - جہاں پر سیشن جج صاحب نے اس کے بیان لیے اور پھر
دادو پولیس کو بلا کر میری بہن ہمارے حوالے کی جو میرے چچا محمد محمود
اپنے ساتھ لیکر آئے پھر دادو پولیس نے شازیہ کو ہائی کورٹ حیدرآباد
میں پیش کیا - ہائی کورٹ جج صاحب نے اس کے بیان لیے اور
اس کے بعد ہائی کورٹ میں دادو پولیس کو FIR داخل کرنے کا
حکم دیا - پھر دادو پولیس نے FIR داخل کی مگر کوئی گرفتاری نہیں
کی جس پر ان لوگوں نے باہر سے ہی ہائی کورٹ سے 14 دن کا ضامن
منظور کروایا - ضمانت کروانے کے بعد ان لوگوں نے مجھے یرغمال بنا کر
تشدد کیا اور دھمکیاں دی کہ تم لوگ کیس سے ہاتھ اٹھا لو ورنہ
ہم تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو جان سے مار ڈالیں گے -
اس کے بعد میں نے یہ بات ایس ایچ - او صاحب کو بتائی جس کے
انھوں نے NC داخل کی اور مجھے کہا دوبارہ اگر تمہیں یہ لوگ کچھ
کہیں تو مجھ سے آکر ملنا - پھر پولیس نے کیس چلان کر کے ڈسٹرکٹ
ایڈیشنل جج خالد حسین شاہانی دادو کے پاس پیش کیا - جہاں پر
خالد حسین شاہانی صاحب نے میری بہن شازیہ کو بلا کر بیان لیے
جو ریکارڈ نہیں کیے گئے پھر ان لوگوں نے پکے ضامن کے لیے ایڈیشنل جج
خالد حسین شاہانی کو درخواست پیش کی جس پر جج صاحب نے ضامن
کو نہیں لیا مگر تاریخ پر تاریخ دیتے گئے ایک ماہ بعد بھی ان لوگوں کو گرفتار
نہیں کروایا - پھر حاضری پر جج صاحب نے کہا اپنی بھتیجی شازیہ کو دوبارہ
پیش کرو جس پر میرے چچا محمد محمود اور ان کے وکیل نے کہا کہ جج صاحب
آپ نے بیان تو لے لیے ہیں پھر دوبارہ کیوں بلوا رہے ہو - اس پر
جج صاحب نے کہا دوبارہ بیان ہوگا اور حاضری دی -

(۱۱)

جب اگلی بار پیشی پر ہم لوگ میں اور میرے چچا میری بہن شازیہ کو کورٹ لے جا رہے
تھے تو علی رضا سوگنگی اور نامعلوم چار لوگوں نے راستے میں ہمیں روک لیا اور اسلحے کے
زور پر میری بہن کو پھر اغوا کر کے لے گئے۔ اس کے بعد ہم تھانے گئے اور
ایس۔ ایچ۔ او دادو کو واقعہ بتایا پھر وہ ہمارے ساتھ کورٹ میں آئے اور جج
صاحب کو بتایا اور فریاد کی کہ ہمیں انصاف دو مگر جج صاحب نے دوبارہ
تاریخ دے دی اور حکم دیا کہ لڑکی کو پیش کرو۔ اس کے بعد دوبارہ تھانے گئے تو
پولیس نے کہا کیس کو داخل ہے اور ہم کیا کریں۔ 3 دن بعد اُن لوگوں نے
علی رضا سوگنگی، قمبر رضا سوگنگی اور 50 سے زیادہ لوگ شامل تھے جنہوں نے
میری بہن کو مقدمہ ڈسٹرکٹ ایڈیشنل جج خالد حسین شاہانی کے پاس پیش کر
گیا اور زبردستی بیان کروائے جس پر مقدمہ ڈسٹرکٹ ایڈیشنل جج خالد حسین
شاہانی صاحب نے اُن لوگوں کا یکطرفہ ضامن لیکر اُنہیں چھوڑ دیا اور میری
بہن کو اُن کے حوالے کر کے کیس ختم کر دیا۔ جس پر ہم لوگ فریاد کرتے
رہے مگر انصاف نہیں ملا۔ اب آخری امید کے ساتھ آپ کو فریاد کر رہا ہوں
جناب اعلیٰ آپ کو اللہ تعالیٰ نے انصاف کی کرسی پر بٹھایا ہے ہمارے ساتھ
انصاف کریں خدا کے لیے مہربان فریادی

محفوظ احمد اسران دادو محلہ نجف آباد

مجبور اور بے بس بھائی